درس قرآن 3

شرک کی حقیقت کیا ہے؟



نامور سکالر

حضرت علامہ مولانا حافظ

خان محمد قادری مدظلہ العالی

النور فاؤنڈیشن

چمن زار سٹریٹ لالہ زار فیز II رائیونڈ روڈ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

میثم قادری

شرک کی حقیقت کیا ھے؟

خطاب

حضرت علامہ حافظ خان محمد قادری

النور فاؤنڈیشن۔لاھور

19 چمن زار سٹریٹ، لالہ زار فیز II، ٹھوکر نیاز بیگ۔ لاہور

سلسلۂ اشاعت نمبر 3

نام کتاب ---------------- **شرک کی حقیقت**

خطاب ---------------- حضرت علامہ حافظ خان محمد قادری

باہتمام ---------------- حافظ محمد عاصم قادری

باہتمام ---------------- حافظ نثار احمد قادری

اشاعت اول ---------------- اکتوبر 2006

ناشر ---------------- **النور فاؤنڈیشن ۔لاہور**

ہدیہ ---------------- دعائے خیر بحق معاونین

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے 15 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

ملنے کا پتا

النور فاؤنڈیشن

19 چمن زار سٹریٹ، لالہ زار فیز II ٹھوکر نیاز بیگ ۔لاہور

ریلم ایجوکیشنل سکول سسٹم

چمن زار سٹریٹ، لالہ زار فیز II ٹھوکر نیاز بیگ ۔لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرک کی حقیقت کیا ہے؟

انتہائی حساس بھی ہے، نازک بھی ہے کہ کچھ لوگ کم علمی کی وجہ سے، کچھ بے علمی کی وجہ سے اور کچھ لوگ اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لئے اکثر اہل ایمان کو یہ اتہام اور الزام دیتے رہتے ہیں کہ فلاں آدمی مشرک ہے، فلاں نے شرک کیا ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پہ شرک کا فتویٰ دے دینا، دوسرے کو مشرک کہہ دینا عام رواج بنتا جا رہا ہے، اس لئے مجھے، آپ کو اور ہم سب کو اس مسئلے سے آگاہ ہونا چاہیے، اس لئے کہ کسی مومن کو مشرک کہنا بہت بڑا ظلم اور بہت بڑا گناہ ہے اور کسی جنتی کو جہنمی کہہ دینا یہ بھی بہت بڑا جرم ہے اس لئے کہ شریعت بنانا، قانون بنانا ہمارا کام نہیں ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو قانون دیا ہے اس پہ عمل کرنا ہمارا کام ہے لیکن کچھ لوگ اپنی ضد کی وجہ سے، تعصب کی وجہ سے اور مذہبی دشمنی کی وجہ سے یہ جرأت اور جسارت عام کرتے ہیں کہ ہر دوسرے آدمی کو مشرک کہہ دینا انہوں نے اپنا وطیرہ بنا لیا ہے، اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم سمجھیں کہ شرک ہے کیا؟ شرک کسے کہتے ہیں؟

پہلے میں آپ کی خدمت میں شرک کی تعریف کرنا چاہتا ہوں کہ شرک کسے کہتے ہیں؟ شرک کیا ہے؟

اسلام میں، شریعت میں، علماء شریعت نے، علماء اسلام نے شرک کی جو تعریف کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، اس کی دو شکلیں ہیں: یا تو جس طرح اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے، ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا اس

پر کوئی تغیر وتبدل واقع نہیں ہوسکتا ہے، یا تو اس طرح کسی دوسرے کو واجب الوجود ماننے اور یا یہ ہے کہ کسی دوسرے کو کوئی واجب الوجود تو نہ مانے لیکن عبادت کا مستحق مانے ، یعنی دو چیزیں ہوئیں، یا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرح کسی دوسرے فرد کو واجب الوجود مان لیا تو شرک ہے یا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرح واجب الوجود تو نہ مانا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے فرد کو عبادت کا مستحق مان لیا، یہ بھی شرک ہے۔

پہلا شرک: مجوسی جو تھے وہ دو خالق مانتے ہیں، ایک خالق خیر، ایک خالق شر، ایک برائی کا خالق اور ایک اچھائی کا خالق، اچھائی کے خالق کو وہ یزدان بولتے ہیں، برائی کے خالق کو وہ اہرمن بولتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرح وہ اپنے دوسرے بنے ہوئے یا گھڑے ہوئے معبود کو بھی واجب الوجود ہی مانتے ہیں، یا پھر مکے کے جو مشرکین تھے وہ اپنے بتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرح واجب الوجود تو نہیں مانتے تھے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ اپنے بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے، انہیں معبود مانتے تھے، اب وہ انہیں معبود مان کر مشرک ہو گئے، تو مختصر یہ ہے کہ شرک کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات میں کسی دوسرے کو اس بنیاد پر شریک مانا جائے کہ وہ اُس کی طرح ہے، اس کی شکل یہ بھی ہوسکتی ہے کہ کوئی یہ کہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا کوئی بیٹا ہے یا بیٹی ہے، اب ظاہر ہے یہ صریح شرک ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ بیٹے بیٹی سے پاک ہے، اب اگر کوئی آدمی یہ کہتا ہے جیسے یہودیوں نے کہا:

وقالت الیھود عزیر ابن اللہ

یہودیوں نے کہا کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔

وقالت النصاریٰ مسیح ابن اللہ

اور نصاریٰ نے یہ ظلم کیا، انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور کچھ لوگوں نے یہ کیا، کفار نے ، مشرکین نے ، انہوں نے کہا کہ فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

اب اللہ تبارک وتعالیٰ جو اولاد سے پاک ہے، وحدہٗ لاشریک ہے اس کے لئے اگر کوئی کسی اور فرد کو، کسی شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی جنس کہتا ہے، اس کی اولاد کہتا ہے، اس کے بیٹے بیٹی کہتا ہے، تو یہ شرک ہے اور یہ شرک ایسا ہے جس طرح مشرکین نے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا تھا، اب اس کی ذات میں یا اس کی صفات میں جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفت ہے، مثلاً اللہ تعالیٰ مدبر ہے اور کوئی اسی طرح کا کسی اور کو مدبر مان لے، یہ بھی کہتے تھے مشرکین، وہ کہتے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک مرتبہ دنیا بنا کر تھک گیا ہے اب وہ تھک کر بیٹھ گیا ہے، اب اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ فریضہ ہمارے بتوں کو سونپ رکھا ہے، اب یہ سارے کا سارا کام وہ کر رہے ہیں، تدبیر امور عالم ہمارے بت کر رہے ہیں، اب اللہ تعالیٰ مدبر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرح انہوں نے ایک اور مدبر مان لیا، اللہ تعالیٰ خالق ہے، اللہ تعالیٰ کی طرح انہوں نے ایک اور خالق مان لیا ہے، تو یہ بھی شرک ہے اور شرک صریح ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جو کوئی بھی صفت ہے Same اسی صفت کو کسی دوسرے پہ منطبق کر دینا بھی شرک ہے، اب اس کو ہم آسان لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک کرنا یا اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک کرنا یہ دونوں شرک ہیں۔

اب اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کا میں نے عرض کیا کہ اس کی الوہیت اس کا معبود

ہونا ہے، مستحقِ عبادت ہونا ہے تو اس کے علاوہ کائنات کا کوئی بھی فرد عبادت کا مستحق نہیں ہے، عبادت کے لائق نہیں ہے، عبادت کے لائق ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ جو بھی آدمی کسی دوسرے فرد کو خواہ وہ نبی ہوں، خواہ وہ رسول ہوں، خواہ وہ اولیاء ہوں، خواہ وہ کچھ بھی ہوں، کسی بھی فرد کو کوئی بندہ عبادت کے لائق سمجھے گا، عبادت کا مستحق جانے گا وہ مشرک ہو جائے گا، وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، لیکن یہ بات ذہن میں رکھیں الحمدللہ مسلمانوں میں ایسا کوئی طبقہ نہیں ہے جو کسی نبی کو، کسی رسول کو، کسی ولی کو عبادت کا مستحق جانتا ہو یا سمجھتا ہو، یہ بات بالکل سو فیصد ہی Clear ہے، مسلمانوں میں نہ کوئی ایسا فرد ہے نہ ایسا کوئی طبقہ ہے۔

اب شرک کے لفظ کا معنی، ابھی تو صرف لفظ شرک کی تعریف کی ہے، شرک کے لفظ کا لغوی معنی جو ہے، لغت عرب میں اس کا معنی ہے حصہ یا ساجھا، شرک کا معنی ہے حصہ جیسے قرآن مجید میں ہے کہ:

ام لهم شرك فی السموات والارض

کیا ان کے لئے حصہ ہے زمین میں اور آسمان میں

شرک کا معنی ہے حصہ اور شریک کا معنی ہے حصہ دار۔

شرک کب ہوتا ہے؟ شرک شرکت سے ہے، شرک تب ہوتا ہے کہ پہلے تو دو ذاتیں مانی جائیں، دو فرد مانے جائیں، اور پھر ایک چیز کو دونوں کے لئے مانا جائے، مثلاً عبادت ہے تو عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی، اور شرک کب ہوگا؟ کہ ایک ذات کے ساتھ ایک اور ذات مان لی جائے، اب اُس کی بھی عبادت اور اِس کی بھی عبادت، شرک ہو گیا، اسی طریقے سے دو فرد ہوں گے تو شرک بھی ہوگا، کیونکہ شرک شرکت سے ہے، شرکت کا معنی یہ ہے کہ دو افراد ہوں اس کے

لئے بھی آپ وہی چیز مان رہے ہیں اور اس کے لئے بھی آپ وہی چیز مان رہے ہیں، مثلاً آپ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی خالق ہے اور فلاں بھی خالق ہے تو یہ کیا ہو گیا؟ شرک ہو گیا۔

فلاں بھی مدبر عالم ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ بھی مدبر عالم ہے، یہ بھی شرک ہو گیا، تو شرک کا معنی حصہ اور شریک کا معنی ہے حصہ دار، بلکہ علمائے کرام نے وضاحت کی ہے، وہ کہتے ہیں شرک بنتا ہی تب ہے جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو برابر کا حصہ دار مانا جائے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو برابر کا حصے دار مانا جائے، تخلیق میں مانا جائے، عبادت میں مانا جائے، کسی بھی دوسرے عمل میں، اسی لئے قرآن مجید کی آیت دلیل کے طور پر فرمائی، فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور مشرکین جکڑے اور پکڑے جائیں گے، اب وہ اپنے بتوں کو دیکھ کر کہیں گے: تاللہ قسم ہے اللہ کی ان کنا لفی ضلال مبین ہم تو کھلی گمراہی میں تھے اذ نسویکم برب العلمین اے بتو! ہم نے تم کو رب العالمین کے برابر قرار دے دیا تھا، یعنی جو کچھ یہاں وہ کرتے رہے اسی کا اظہار وہ قیامت کے دن کریں گے کہ ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے برابر اپنے بتوں کو قرار دے دیا تھا۔

بلکہ قرآن مجید کو پڑھیں تو اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مشرکین عرب بعض معاملات میں اللہ تعالیٰ سے اپنے بتوں کو بڑھا بھی دیتے تھے، اس لئے کچھ لوگ جیسے میں نے اشارتاً عرض کیا تھا کہ حضور ﷺ کی امت کو مشرک بنانے پہ تلے رہتے ہیں، انہوں نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ شرک کو اتنا پھیلا دیا جائے کہ ہر فرد ہی مشرک نظر آئے، یہ ایک عجیب قسم کی ان کی سائکی ہے کہ شرک کی انہوں نے اتنی شکلیں بنائی ہوئی ہیں، یہ شرک فی العلم ہے، یہ شرک فی التصرف ہے، یہ شرک فی العبادت ہے، یہ شرک فی الحیاۃ ہے، اتنی اقسام انہوں نے بنا دی ہیں، بدقسمتی سے لگتا یہ ہے کہ وہ چاہتے یہ ہیں کہ کوئی بندہ مسلمان، کوئی بندہ مومن نظر نہ آئے، اس لئے ہم

اس کی حسب توفیق وضاحت کررہے ہیں کہ شرک کیا چیز ہے؟

شرک کا معنی حصہ اور شریک کا معنی حصہ دار ہے اور مشرک کون ہوتا ہے؟

مشرک وہ ہوتا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو برابر کا حصے دار مان لے، تو میں عرض کرتا ہوں کہ کیا اس زمین پر کوئی ایسا کلمہ پڑھنے والا ہے جو کسی نبی کو یا کسی رسول کو کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کا برابر کا حصے دار مانتا ہو؟ ہرگز نہیں، پوری روئے زمین پر جاہل سے جاہل آدمی، ان پڑھ سے ان پڑھ آدمی، جس آدمی نے الف نہیں پڑھا ہوا، جس آدمی کو ب کی شکل کی خبر نہیں ہے وہ بھی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ فلاں نبی اللہ تعالیٰ کا فلاں معاملے میں حصے دار ہے یا ہمارے پیارے نبی ﷺ کو کوئی بڑے سے بڑا غالی مسلمان بھی خواب میں بھی کبھی یہ نہیں کہے گا کہ ہمارے نبی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ عبادت میں حصے دار ہیں یا اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں حصے دار ہیں۔

کوئی مسلمان عورت ہو، مرد ہو، بچہ ہو، پڑھا لکھا ہو، ان پڑھ ہو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کوئی اللہ تعالیٰ کا کسی کو حصے دار نہیں مانتا، اللہ کی الوہیت میں، اللہ کی عبادت میں، اللہ تعالیٰ کے واجب الوجود ہونے میں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی کسی صفت میں، جب یہ بات Clear ہے تو پھر ہمارے منبر ومحراب سے، گلی گلی میں، بازاروں میں، گھروں میں...... آپ ذرا گھر میں بیٹھے ہیں کوئی آدمی اگر اس نے یارسول اللہ کہہ لیا تو جھٹ سے فٹافٹ کوئی دوسرا آدمی کہہ دیتا ہے کہ تو نے تو یہ شرک کرلیا، یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی کسی مزار پہ چلا گیا تو دوسرا آدمی بلا سوچے سمجھے اس کو خواہ علم ہے یا نہیں ہے وہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ میں اس پر شرک کا فتویٰ ثابت کردوں، یہ تو تو نے شرک کرلیا، کسی نے اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی

صفت بیان کردی، آپ کی عظمت بیان کردی تو دوسرے آدمی سے اور کچھ نہ بن پڑے تو یہ آسان لفظ ہے کہ آپ نے تو شرک کردیا ہے اور اگر کوئی دلیل نہیں بن پڑتی، کوئی جملہ زبان پر نہیں آتا ہے تو بدقسمتی یہ ہے کہ فوراً یہ فتویٰ صادر کردیا جاتا ہے کہ تم نے تو یہ شرک کردیا ہے۔

سیدھی سیدھی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو حصہ دار مانے، اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو کوئی حصہ دار مانے تو شرک ہے، اگر نہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو کوئی حصہ دار اور شریک مانتا ہے نہ اس کی صفات میں اس کو شریک مانتا ہے پھر شرک کہاں سے آجاتا ہے؟ پھر کس طرح سے کوئی مشرک ہوجاتا ہے؟ کیا یہ ضروری ہے کہ کوئی داتا صاحب کے مزار پہ چلا گیا تو شرک ہوگیا؟ کسی آدمی نے بیٹھ کر ایصال ثواب کے لئے دعا مانگ لی شرک ہوگیا؟ اور بدنصیبی کی انتہا یہ ہے، کل میں ایک ڈاکٹر صاحب کی کتاب پڑھ رہا تھا، اس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول پاک ﷺ کو زندہ ماننا سب سے بڑا شرک ہے، رسول پاک کو اپنی قبر مبارک میں زندہ ماننا سب سے بڑا شرک بلکہ شرک کی بنیاد ہے، اب میرا تو دماغ چکرا گیا کہ حیات النبی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جس کی وجہ سے امت مسلمہ مجتمع ہے، جو امت مسلمہ کے ایمان، ایقان، عقائد کا مرکز اور محور ہے اور جو امیدوں، آرزوؤں اور تمناؤں کا مرکز ہے اس کے اوپر اتنا بڑا Attack اور کوئی چھوٹا موٹا فتویٰ نہیں شرک، اور شرک تو وہ گناہ ہے جو ان گناہوں میں سے ہے جس کی بخشش ہی کوئی نہیں، وہ جرم عظیم ہے جس کی بخشش ہی نہیں۔

اتنی بڑی جسارت، اتنی بڑی جرأت کوئی ان پڑھ نہیں بلکہ جن لوگوں کے نام کیساتھ ''ڈاکٹر'' کے لفظ لکھے ہوئے ہوں، اتنا بھاری ''پروفیسر، علامہ مولانا'' تو ہمارے جیسا ایک عام آدمی جب ان القابات کو پڑھتا ہے اور آگے ان کے فتووں کو پڑھتا ہے، ظاہر ہے اب یا تو ان کا

اپنا خیال رکھے گا، ڈگریوں کا اور ان کے بھاری بھرکم وجود کا یا پھر اپنے ایمان کی خیر منائے، اب وہ جائے گا تو جائے گا کہاں؟ اس لئے اب یہ معاملہ اتنا بڑھتا جا رہا ہے، ہماری نصاب کی کتابیں ان میں بھی جو شرک کا باب ہے جب اس کو پڑھ لو، پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں، کتابیں ترتیب دی ہوئی ہیں اور یہ بھی شرک، یہ بھی شرک، شرک کی اتنی طویل تفصیل ہوتی ہے لگتا یہ ہے کہ روئے زمین پر کوئی مسلمان بچا ہی نہیں، جس نے کسی دوسرے کا علم مان لیا وہ بھی مشرک ہوگیا، جس نے کسی دوسرے کا تصرف مان لیا وہ بھی مشرک ہوگیا، اب انہوں نے نہ دائیں دیکھنا ہے اور نہ بائیں، ایک پگڈنڈی، ایک راہ متعین کر رکھی ہے اس پر آنکھیں بند کر کے چلتے جا رہے ہیں، قرآن مجید پہ زد پڑتی ہے تو پڑے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان جھوٹا ہوتا ہے تو ہو جائے، حضور ﷺ کی پوری زندگی کی نفی ہوتی ہے تو ہو جائے لیکن ان لوگوں نے جو ایک راہ متعین کر رکھی ہے اس میں فرق نہ آئے، اب اس میں پوری کی پوری ٹیم کی شکل میں معاملہ چلا ہوا ہے۔

یہ بدبختی کیوں ہے؟ نام کے ساتھ ڈاکٹر، مفکر یا سکالر لکھنے سے علم نہیں آ جاتا، اصل بد بختی یہ ہے کہ ان لوگوں کو شرک کی تعریف ہی نہیں آتی، تو جن لوگوں کو شرک کی تعریف ہی نہیں آتی ہے ان لوگوں کو کس نے حق دیا ہے کہ وہ پوری کی پوری امت کو مشرک بنا ڈالیں، اس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ یہ لوگ پوری امت کو، حضور کے ہر کلمہ پڑھنے والے کو مشرک کہہ کر پھر بھی قرآن کے ٹھیکیدار ہیں، پھر بھی قرآن مجید پہ قبضہ انہی کا ہے، اس لئے جاگنے کی ضرورت ہے، قبلہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی صاحب فرما رہے تھے ہم نے حسب توفیق یہ کام اسی لئے شروع کیا ہے کہ اذان شروع کرو نمازی آتے رہیں گے، اس لئے ہم نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کر دیا ہے۔

تو میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں، مثلاً اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ قبروں پہ

جانا شرک ہے، اب میں اسکو آسان کرنے کی کوشش کرتا ہوں، قبروں پہ جانا شرک ہے، شرک کی تعریف میں نے آپ کو بتائی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی پہلے وہ چیز صفت ہو پھر اس میں کسی دوسرے کو شریک کیا جائے تو یہ شرک ہے۔

اب قبروں پہ جانا شرک کیسے بنا بھئی؟ پہلے تو ماننا پڑے گا کہ کوئی اللہ کی قبر ہے، اب ذرا کوشش کریں اور دماغ پہ زور دیں کہ شرک کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ چیز پہلے صفت ہو یا اللہ کے ساتھ وہ چیز خاص ہو پھر کسی دوسرے کے لئے مانی جائے، مثلاً آپ اگر کہیں کہ قبروں پہ چادر ڈالنا شرک ہے تو پہلے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے چادر پہنی ہوئی ہے یا چادر اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے؟ اب دوسرے کے لئے ہم نے چادر مان لی تو مشرک ہو گئے۔

پہلے قبر ماننی پڑے گی، قبر کے بعد چادر ماننی پڑے گی پھر پھول ماننے پڑیں گے، یعنی ان لوگوں نے کہاں کی اینٹ، کہاں کا روڑا، دھان متی نے کنبا جوڑا۔

شرک کو کہاں سے لا کر کے فٹ کر دیا ہے، شرک بنے نہ بنے بنا رہے ہیں، یہ میں نے آپ کو ایک مثال دی ہے کہ قبروں پہ جانا شرک، قبروں پہ چادر چڑھانا شرک، قبر پہ پھول ڈالنا شرک، قبر کے اوپر دعا مانگنا شرک، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مان لیا، چلو ایک سیکنڈ کے لئے ہم مانتے ہیں غلط ہوگا، گناہ ہوگا، لیکن شرک کہاں سے بنا، پوری دنیائے اسلام کے عقلمند سر جوڑ کے بیٹھیں، شرک تو یہ ہوتا ہے کہ پہلے وہ چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاصہ متعین ہو کہ یہ اللہ ہی کے لئے ہے، چادر اللہ ہی کے لئے ہے، اب دوسرے کے لئے ہوئی تو شرک ہو گیا، پھول اللہ تعالیٰ پہ ہی ڈالنے ہوتے ہیں، کسی دوسرے پہ ڈالیں تو شرک ہو گیا، اب اللہ تعالیٰ پہ پھول کہاں سے ڈالیں؟ ہے تماشے والی بات! عجیب وغریب قسم کا یہ فلسفہ ہے، پتہ نہیں کہاں سے علم پڑھا ہے؟

کہاں سے لیا ہے؟ یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ بنیاد سے ہی بے بہرہ ہے، بنیاد کا ہی علم نہیں ہے۔

ایم بی بی ایس ڈاکٹر کو انجیکشن لگانے کا حق تو ہوتا ہے مگر قرآن کا درس دینے کا۔۔۔

آپ حضرات تو جانتے ہیں کہ ایک آدمی نے اگر ڈسپینسر کا ڈپلومہ حاصل نہ کیا ہو، وہ انجیکشن لگا دے اور آدمی دنیا سے چل بسے تو اس پر قتل کا مقدمہ ہوتا ہے، اگر اس نے ڈپلومہ لیا ہے اور پھر اسے انجیکشن لگایا ہے تو مقدمہ نہیں ہوتا، کیوں؟ کیونکہ اس کے پاس ڈپلومہ ہے، تو جس کے پاس ڈپلومہ نہیں ہے وہ تو انجیکشن بھی نہیں لگا سکتا لیکن یہ اسلام کی یتیمی ہے، یہ قرآن مجید کی یتیمی ہے کہ جس کا دل چاہتا ہے وہ اُٹھ کر فتویٰ لگا دیتا ہے، اس لئے ہر بات شرک نہیں ہے، ہر کام شرک نہیں، شرک کی حد متعین ہے، یعنی شرک کی تعریف متعین ہے، شرک وہ چیز ہوتی ہے جو چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاصیت متعین ہوگئی کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے اب اگر اس کو ویسے ہی اٹھا کر کسی دوسرے کی جھولی میں ڈالا جائے گا تو شرک ہو جائے گا، لیکن اگر ویسے نہیں، مثال کے طور پر جیسے میں نے عرض کیا کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ ماننا سب، سے بڑا شرک ہے، میں کہتا ہوں کہ حضور کو ہی زندہ ماننا شرک ہے یا کسی دوسرے کو بھی زندہ ماننا؟

میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا صرف نبی پاک کو زندہ ماننا شرک ہے یا ڈاکٹر صاحب کو زندہ ماننا بھی؟ اگر یہ بات ہے کہ زندگی صرف اللہ تعالیٰ کی خاصیت ہے اور کسی دوسرے کو زندہ مانا گیا تو شرک ہو جائے گا، آپ اور میں، ہم زندہ ہیں یا مردہ ہیں؟ ہمارے زندہ ہونے سے تو کچھ فرق نہیں پڑتا رسول کے زندہ ہونے سے شرک ہو جاتا ہے۔ آپ بھی زندہ میں بھی زندہ پھر شرک کیوں نہیں ہو رہا؟

ایک بزرگ تقریر فرما رہے تھے، ایک صاحب اٹھے، انہوں نے ان پر اعتراض جڑ دیا، انہوں نے کہا کہ جناب! آپ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم غیب ہے آپ نے ہی یہ بھی کہا کہ رسول پاک ﷺ کو بھی علم غیب ہے، علم غیب خدا کو بھی ہے اور علم غیب رسول کو بھی ہے، یہی تو شرک ہے، اس بزرگ نے سوال کرنے والے کا قد کاٹھ دیکھ لیا کہ یہ کتنے پانی میں ہے، انہوں نے کہا، برخوردار! آپ زندہ ہو؟ اس نے کہا کہ جی زندہ نہ ہوتا تو بولتا کیسے؟ میرا بولنا زندگی کا ثبوت ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ زندہ ہے؟ اس نے کہا کہ اس میں شک نہیں ہے، فرمایا یہ بھی تو شرک ہو گیا کہ آپ بھی زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی زندہ ہے، کیونکہ تیری زندگی کا قرآن میں ثبوت نہیں ہے، تیرا ثبوت صرف بولنا، دیکھنا ہے، لیکن وہ تو لا الہ الا ھو الحی القیوم ہے جس کی زندگی کا ثبوت نص دے رہی ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ حی ہے، وہ قیوم ہے، اس کی حیات سے کائنات کی حیات باقی ہے، تو آپ بھی زندہ، وہ بھی زندہ، شرک تو ہو گیا، دوسرا انہوں نے کہا، کیا آپ مجھے دیکھ رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ جی الحمدللہ دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا جی دیکھ رہا ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ بھی دیکھ رہا ہے اور آپ بھی دیکھ رہے ہو، یہ تو شرک ہو گیا، اب اس کا دماغ ٹھنڈا ہو گیا، اس نے کہا کہ جی میں معذرت چاہتا ہوں مجھے سمجھا دیجئے، انہوں نے کہا کہ اب آئے نہ لائن پر، یوں کہو کہ سمجھا دیجئے، سمجھانے کی کوشش نہ کیجئے، جو دائرہ ہے اسی میں رہیے، پوچھئے کہ شرک کیا ہے؟ فرمایا برخوردار جس طرح اللہ تعالیٰ زندہ ہے اس طرح اگر کسی دوسرے کو زندہ مانا جائے تو شرک ہے، کیا مطلب؟ کہ اللہ تعالیٰ کی زندگی اپنی ہے، اس کی زندگی کی کوئی حد نہیں، اس کی زندگی علی الاطلاق ہے، اس کی زندگی کا نہ آغاز ہے اور نہ انجام ہے، اس کی زندگی اسی کی ذات سے قائم ہے اور تیری زندگی؟ اس کا آغاز ہے، اس کا انجام ہے، فرق رہا کہ

نہیں؟ اس کی زندگی بے حد ہے، تیری زندگی کی حد ہے، اس کی زندگی بے انتہا ہے، تیری زندگی کی انتہا ہے، اس کا آغاز نہیں تیرا آغاز ہے، اس کی زندگی کے اوپر تغیر وتبدل نہیں، وہ حادث نہیں ہے، وہ ممکن نہیں ہے، وہ واجب ہے، تو ممکن ہے، تو حادث ہے، تو کل بنا ہے، تو مٹ جائے گا، اور پھر وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور تو زندہ ہے اس کے زندہ رکھنے سے، فرق ہوا کہ نہ ہوا؟ اس نے کہا کہ زمین آسمان کا فرق ہوا، فرمایا بس یہی فرق ہے، ہم زندہ ہیں اس کے زندہ رکھنے سے اور وہ زندہ ہے اپنی ذات سے، ہم ایک دن فنا ہو جائیں گے، اس پہ فنا نہیں ہے، ہم ایک دن بنے تھے اس کو کسی نے بنایا نہیں ہے، ہے وہ بھی زندہ اور ہیں ہم بھی زندہ، یہ فرق ہے، لہٰذا شرک نہیں ہے۔

نبی کو علم غیب ہے، اللہ تعالیٰ بھی علم غیب رکھتا ہے، اب پڑھا اور پورا زور لگا کے پڑھا عالم الغیب، عالم الغیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے، اب میں یا آپ تو مان لیں گے، جس آدمی نے قرآن کو پڑھ رکھا ہے وہ پوچھے گا کہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے تو عالم الشہادۃ کس کا خاصہ ہے، قرآن مجید میں جہاں یہ آیت ہے کہ عالم الغیب و الشھادۃ اللہ تعالیٰ غیب کا بھی عالم ہے اور ظاہر کا بھی عالم ہے، لیکن ظلم یہ ہوا کہ خود شرک ان لوگوں نے کیا جنہوں نے علم غیب کو تو اللہ تعالیٰ کا خاصہ بنا دیا اور علم ظاہر کو اپنے لئے رہنے دیا، یہ تو مشرک ہو گئے، آدھا اللہ تعالیٰ کے لئے مان لیا اور آدھا اپنے لئے مان لیا، علم ظاہر اپنے لئے مان لیا اور علم غیب اللہ تعالیٰ کے لئے مان لیا حالانکہ دونوں علم خدا کا خاصہ ہیں، عالم الغیب بھی خدا ہے اور عالم الظاہر بھی خدا۔ ظاہر کا عالم بھی اللہ تعالیٰ ہے، باطن کا عالم بھی اللہ تعالیٰ ہے، باقی جتنے عالم ہیں اس کے علم دینے سے ہیں، اس کی عطا سے ہیں، اس کی عنایت سے ہیں آپ اور میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں، آپ

مجھے دیکھ رہے ہیں میں آپ کو دیکھ رہا ہوں، یہ دیکھنا کب تک ہے؟ جب تک یہ نور سلامت ہے، جب تک یہ نظر سلامت ہے، جب تک وہ دکھاتا رہے گا ہم دیکھتے رہیں گے، جس دن اس نے ڈور کاٹ دی اس دن ہمارا دیکھنا دکھانا بند ہو جائے گا، اس لئے کہ ہم اگر ناظر ہیں، دیکھنے والے ہیں تو اس کے دکھانے سے اور ہمارا دیکھنا ایک حد میں ہے، ہم دیکھتے ہیں ایک حد میں، اس کے دیکھنے کی کوئی حد نہیں ہے، ہمارے دیکھنے کی دونوں طرح سے حد ہے، ایک دن وہ تھا ہم نہیں دیکھتے تھے، ایک دن آیا کہ اس نے ہمیں دکھایا:

جعل لکم السمع والابصار والأفئدة

دل دھڑکتا نہیں تھا اس نے دھڑکا دیا، آنکھیں بینا نہیں تھیں اس نے بینا کر دیں، کان سننے کے قابل نہ تھے، پتھر کے تھے، اس نے سنوا دیا ہے، تو سنتے ہم بھی ہیں اور سنتا وہ بھی ہے، دیکھتے ہم بھی ہیں دیکھتا وہ بھی ہے، زندگی ہمارے پاس بھی ہے زندہ وہ بھی ہے، لیکن دونوں میں فرق ہے، اس لئے اس فرق کو مدنظر رکھیں، نہ تو نبی کی ذات میں کوئی شرک نظر آئے گا اور نہ کسی مومن میں کوئی شرک نظر آئے گا، شرک کب نظر آتا ہے جس وقت ہم ...... تھوڑا اس سے اور آگے کہیں کہ جی ذات میں نہ سہی، ایک قدم اور آگے بڑھیں، فرمایا کہ قبر پہ ایک آدمی جو گیا ہے یہ قبر پہ جانا تو شرک نہیں، ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی نے داتا صاحب کے مزار پر سر نیچے رکھا ہوا تھا، اب مان لیا، ایک نے، دو نے، چار نے غلطی کی، بیشک غلط ہے سجدہ کرنا کسی مزار پر، کسی نبی کو، کسی فرد کو، کسی شخص کو سجدہ کرنا حرام ہے اور قطعاً جائز نہیں ہے لیکن ہم نے جرأت یہ کی کہ کسی نے کسی قبر پر ماتھا ٹیک دیا، ہم نے بلا سوچے سمجھے اُٹھائی مہر اور لگائی اس پر کہ یہ مشرک ہو چکا، اب سوال یہ ہے کہ قرآن اور حدیث، قرآن اور سنت کے پیمانے میں

بھی یہ شرک ہے یا یہ حضرت صاحب کی زبان سے نکلا ہے؟

اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ اگر اس بات کو قرآن وسنت کے پیمانے پر رکھا جائے تو ایک نہیں پوری دنیا کے مفتی بھی کہیں کہ ایک کلمہ پڑھنے والے نے، ایک مسلمان نے، ایک قرآن پڑھنے والے نے اگر کسی مزار پہ سجدہ کر بھی دیا تو شرک نہیں بنتا، یہ میں کہہ رہا ہوں اور ریکارڈ بھی ہو رہا ہے، دنیا کا کوئی پڑھا لکھا جس کا دماغ بیدار ہو وہ اس کو شرک نہیں کہہ سکتا، یہ گناہ ہے گناہ کبیرہ ہے، حرام ہے لیکن شرک نہیں ہے، شرک اور بلا کا نام ہے، کیوں؟

سوال یہ ہے کہ اگر یہ شرک ہو، شرک ہر زمانے میں شرک ہوتا ہے، شرک کسی زمانے میں اسلام نہیں رہا، شرک آج بھی شرک ہے، شرک پاکستان میں بھی شرک ہے اور سعودی عرب میں بھی شرک ہے، شرک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بھی شرک ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی امت میں بھی اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے زمانے میں بھی شرک ہے، شرک ہر زمانے میں شرک ہے، تو کیا یہ ممکن ہے کہ ایک ایسا شرک جو یہاں تو شرک رہے اور وہاں اسلام بن جائے، یہ ممکن نہیں ہے، یہ تسلی رکھیں، کسی بھی زمانے میں شرک اسلام نہیں رہا، شرک ہر زمانے میں شرک رہا ہے، قرآن مجید کا مطالعہ کریں، پڑھیں، سنیں۔

حضرت آدم علیہ السلام بنے تو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنیکا حکم کس نے دیا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے۔ اب یہ بتایئے کہ آدم علیہ السلام اللہ تھے یا غیر اللہ تھے؟ غیر اللہ تھے، اللہ نے جو اللہ ہے، جو معبود ہے، الٰہ ہے، خود اس ذات نے اپنے نوری فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا اسجدوا لآدم آدم کو سجدہ کرو، فسجد الملائكة كلهم تمام فرشتوں

نے آدم کو سجدہ کیا، اب بتایئے رب نے شرک کا حکم کیا؟ فرشتے سجدہ کر کے مشرک ہو گئے؟

اگر خدا شرک کرواتا ہے، فرشتے شرک کرتے ہیں تو آدم علیہ السلام کو جب پتہ چلا تھا تو وہ ہی اٹھ کے کہتے کہ یہ میرے ساتھ کیا ظلم کر رہے ہو؟

دوسرا یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں تخت پہ بیٹھے ہیں، ماں باپ وہاں پہنچتے ہیں اور جب ان کی آن بان، ان کی شخصیت، ان کی ہیبت، ان کی سطوت کو دیکھتے ہیں تو حضرت یعقوب علیہ السلام نبی ہیں اور نبی کے ساتھ جو ہیں وہ بھی تقدس مآب وجود ہیں، سب کے سب سجدے میں گر جاتے ہیں، سورہ یوسف پارہ نمبر۱۳، سارے کے سارے مع حضرت یعقوب علیہ السلام کے سجدے میں گر گئے، سجدہ کیا، اب سوال یہ ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا شرک ہے تو حضرت یعقوب علیہ السلام پکے مشرک ہو گئے اور ان کے سارے کے سارے گھر والے مشرک ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام بھی شریک۔ کیونکہ نبی کا کام یہ ہے کہ وہ تو چھوٹی سی غلطی پر بھی متنبہ کرے، لیکن شرک ہو رہا ہے اور نبی چپ ہو کے تماشا دیکھ رہا ہے کہ چلو میری عزت بڑھ رہی ہے، میری تکریم ہو رہی ہے، یہ کیسا نبی ہے؟

اگر ہر سجدہ کرنا شرک ہوتا تو حضرت یعقوب کبھی مسلمان نہ ہوتے، حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے والے جبرائیل سمیت سارے اسلام سے گئے تھے، لیکن کیا ہوا؟ وہ سجدہ سجدۂ تعظیمی تھا، سجدہ کی دو قسمیں ہیں: ا۔ سجدہ عبادت، ۲۔ سجدۂ تعظیم، سجدۂ عبادت صرف خدا کے لئے ہے، سجدۂ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور سجدۂ تعظیم بندگان خدا کے لئے ہے، لیکن اب نہیں ہے، رہا ہے۔ کیونکہ یہ شرک نہیں تعظیم کی ایک شکل تھی، لہٰذا چلتا رہا ہے اور اب بھی اگر کوئی آدمی کسی کو سجدہ کر لے بشرطیکہ اس کو بندہ ہی سمجھے، اس کو معبود نہ سمجھے، اس کو خالق نہ سمجھے،

اس کو مستقل اللہ نہ سمجھے، اس کو بندہ سمجھ کر کسی نے ماتھا ٹیک دیا تو اس کو آپ کہیں گے کہ تم بہت بڑے گنہگار ہو، تم نے بہت بڑا جرم کیا ہے، تم نے بہت بڑا پاپ کیا ہے، تم نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، تم نے حرام کا ارتکاب کیا ہے، جتنے لفظ گناہ کے ہیں اس پہ آپ فٹ کر سکتے ہیں آپ شرک نہیں کہہ سکتے، آپ اسے مشرک نہیں کہہ سکتے۔

ایک لطیف بات، جب سعودیوں نے عرب پر انیس سو پچیس کے بعد قبضہ کیا اور حضور اقدس ﷺ کے مزار مقدس کے ساتھ جنت البقیع کے مزارات کو گرانے لگے تو اس وقت امت مسلمہ نے علماء بھیجے کہ عبدالعزیز سے مذاکرات کرو کہ یہ کیا کر رہا ہے، اب جب اس نے اپنے علماء اور ادھر برصغیر، شام، مصر سے علماء گئے، جب بحث چلی تو اس نے کہا کہ یہ لوگ قبروں کو سجدے کرتے ہیں، یہ عبادت ہے، اور یہ عابد ہیں وہ معبود ہیں، لہٰذا اس عبادت کو ختم کرنا ہمارا فرض ہے، ہم ان قبروں کو مٹا دیں گے، اب علماء نے ان سے سوال کیا، کہا ہمارا سوال آپ سے اور آپ کے علماء سے یہ ہے کہ اگر سجدہ عبادت ہے تو ہر سجدہ کرنے والا عابد ہوا، اور جس کو سجدہ کیا جا رہا ہے وہ کیا ہوا؟ معبود ہو گیا، سجدہ عبادت ہو گیا، سجدہ کرنے ولا عابد ہو گیا، جس کو سجدہ کیا جا رہا ہے وہ معبود ہو گیا، اس طرح تو حضرت آدم کو خود فرشتوں نے سجدہ کیا، وہ عابد ہوئے، سجدہ عبادت ہوا، اور آدم کیا بن گئے؟ معبود۔ معبود تو ایک ہے، یہ معبود کس نے بنوایا؟ اب ان کے دماغ چکرا گئے، جو بڑے علم کے پہاڑ کھڑے تھے وہ رائی کی طرح نیچے آ گئے، انہوں نے کہا بتائیے کہ اگر ہر سجدہ عبادت ہے تو پھر فرشتوں کو عابد مانو، اگر سجدے کو عبادت مانو تو فرشتوں کو عابد مانو اور آدم کو معبود مانو اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود ماننا شرک اکبر، شرک اعظم ہے اور یہ شرک اکبر خدا نے کروایا، کیا جواب ہے؟ حضرت یعقوب

علیہ السلام نے بیٹے کو سجدہ کیا، تو سجدہ عبادت ہوا، حضرت یعقوب کس کے عابد ہوئے؟ حضرت یوسف علیہ السلام کے، یوسف معبود ہو گیا، اب بتاؤ کیا بنے گا؟

اب علماء عرب بھی چپ اور عبدالعزیز صاحب کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی، وہ بھی تھم گئی، اب ٹھنڈا ہو کے اس نے کہا کہ آپ ان علماء سے مذاکرات کریں، جو آپ کہیں گے سر جھک جائے گا تو پتہ یہ چلا کہ ہر سجدے کو عبادت قرار دے کر شرک کہہ دینا اسلام کے اندر مداخلت ہے، یہ دلیل ہے قرآن کو نہ سمجھنے کی۔ اس لئے ہر بندے کو مشرک کہہ دینا، ہر بندے کو مشرک قرار دینا..............

آپ کی خدمت میں ایک بات بڑی دردمندی سے عرض کرنا چاہتا ہوں، یہ بات اپنے دل پہ لکھ لیں، سرکار دو عالم کا فرمایا ہوا جھوٹا، غلط نہیں ہو سکتا۔ ہمارے افکار، ہمارے ادراک، ہمارے احساسات غلط ہو سکتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا فرمایا ہوا غلط نہیں ہو سکتا، جب یہ بات حق ہے تو میں آپ کی خدمت میں سرکار کا ایک فرمان پیش کرتا ہوں، اس سے آپ نتیجہ اخذ فرمائیں کہ کیا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان، یہ صحابی وہ ہیں جو صاحب السر یعنی رسول اللہ کے اسرار و رموز کا حامل صحابی ہے کہ حضور کے اندر کی باتیں، حضور کے اندر کی چھپی ہوئی باتیں اللہ تبارک وتعالیٰ گویا انہیں بتا دیتا تھا، یہ حضور کے اسرار و رموز کو اپنے دل میں سمائے رکھتے تھے، چھپی ہوئی باتیں ان پر ظاہر ہو جاتی تھیں، جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرار تھے ان اسرار کے یہ امین تھے، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کچھ معاملات میں خوف ہے، اندیشہ ہے، میں

جن امور میں تم پر اندیشہ رکھتا ہوں، خوفزدہ ہوں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص قرآن پڑھے گا، قرآن کی رونق اس پر ظاہر ہوگی، قرآن پڑھے گا اور اتنا پڑھے گا کہ قرآن کی رونق اس کے جسم سے ظاہر ہوگی، اسلام کی چادر اس نے لپیٹ رکھی ہوگی، ایسا لگے گا کہ اسلام ہے ہی یہی، اسلام چادر کی طرح اس پر لپٹا ہوگا یا وہ اسلام میں لپٹا ہوگا، سرکار نے فرمایا، اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جدھر چاہے گا اسے لے جائے گا اور وہ آدمی اس پوری کی پوری نعمت کو پس پشت پھینک دے گا اور آگے سرکار نے فرمایا: وسعیٰ علی جارہ فی السیف اور یہ آدمی اسی گھمنڈ میں آکر اپنے دائیں بائیں اردگرد کے مسلمانوں کا قتل عام شروع کردے گا، ان کو قتل کرنے کی ہمت کرے گا، جرأت کرے گا، آگے فرمایا ورماہ فی الشرك اور انہیں مشرک کہے گا، کیوں ان کو مارے گا؟ ان پر تہمت اور الزام کیا لگائے گا کہ یہ مشرک ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یا نبی اللہ ایھما اولیٰ بالشرك، اے اللہ کے پیارے رسول! اے راز دان حقیقت! اے مستقبل کے جھروکوں سے دیکھنے والے نبی! مجھے یہ بتاؤ کہ جو دوسرے مسلمان کو مشرک مشرک کہے گا، ایک وہ ہے جسے کہا جا رہا ہوگا، ایک کہنے والا ہوگا، دونوں میں سے شرک کا حقدار کون ہوگا؟ مشرک دونوں میں سے کون ہوگا؟ سرکار نے فرمایا جو کہہ رہا ہوگا وہی حقیقت میں مشرک ہوگا۔

امام ابن کثیر اس روایت کو نقل کرتے ہیں جو ہمارے اہل حدیث حضرات کے امام ہیں، اس روایت کو تفسیر ابن کثیر، جلد۲ میں نقل کرکے کہتے ہیں کہ: ھذا اسناد جید یہ جو روایت ہے اس کی سند کھری ہے، کھری حدیث ہے، کھری روایت ہے اور کھری روایت یہ کہہ رہی ہے کہ جو لوگ مسلمان بنیں گے، قرآن کثرت سے پڑھیں گے، ان کا اوڑھنا بچھونا

ہوجائے گا، دنیا کہے گی یہ ہیں چلتے پھرتے اسلام، وہ دوسروں کو مشرک کہنا شروع کردیں گے۔ یہ وہ نبی بتا رہا ہے جس نے قیامت تک اور قیامت کے بعد کی ایک ایک بات بتائی ہے، وہ باتیں بھی حق ہیں تو یہ باتیں بھی حق ہیں۔

جو دوسروں کو مشرک کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی آنکھ نے دیکھ کے فیصلہ دیا ہے، وہ خود مشرک ہوں گے، اب اس حدیث کو پڑھنے کے بعد آپ اور میں کیا نتیجہ نکالیں؟ جو بات بات پہ شرک شرک کا فتویٰ دیتے ہیں وہ کدھر سے آئے اور ان پر رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ لگا کہ نہ لگا؟

اب میں آپ کی خدمت میں دوسری حدیث پیش کروں کہ کیا سرکار دوعالم ﷺ کی امت مشرک ہوسکتی ہے؟ اب سوال یہ ہے، میں نے آپ کو تعریف عرض کی لیکن یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مجھ سے نہ پوچھیں، یہ آپ کسی عالم سے نہ پوچھیں، آپ کسی غوث سے نہ پوچھیں، کسی ابدال، خواجہ اجمیری یا داتا ہجویری سے نہ پوچھیں، خود سرکار دوعالم سے پوچھا جائے کہ پیارے آقا! آپ نے جو اسلام پھیلایا کیا اسمیں کوئی کمی چھوڑ گئے ہو کہ آپ کے بعد آپ کی امت مشرک ہوگئی، آپ کے بعد آپ کی امت نے قبروں کو پوجنا شروع کردیا، آپ کے بعد آپ کی امت نے آپ کی ذات کو پوجنا شروع کردیا، کیا آپ اتنا کمزور دین دے کر گئے تھے؟ آپ کی تعلیم اتنی کمزور تھی کہ آپ کے جانے کے بعد چند صدیاں ہی ہم آپ کے دین پر قائم نہ رہ سکے، ہم سارے ہی مشرک ہوگئے، کوئی آپ کے روضے کو پوجنے لگا، کوئی آپ کی قبر کو پوجنے لگا، کوئی یا نبی کہہ کر مشرک ہوگیا، کوئی میلاد منا کر مشرک ہوگیا، کیا ہم واقعی مشرک ہوگئے؟

اس رسول کے صدقے جس نے جواب دیا اور کب دیا؟ کوہ احد، یہ مسجد نبوی سے تین کلومیٹر دور ہے، آج بھی مسجد کے اندر باب مجیدی میں کھڑے ہوکر دیکھیں تو احد پہاڑ

حضور کی قبر انور کی طرف جھانکتا ہوا نظر آتا ہے، آج بھی محبتوں کے سلسلے قائم ہیں۔سات میل پہ پھیلا ہوا پہاڑ، اس کے پہلو میں ایک صاحب جو شیخ القرآن کے نام سے ملقب ہیں، انہوں نے کہا یہ سالانہ عرس بھی شرک ہے، بدبختی کی انتہا ہے بھئی! عرس منانا اگر شرک ہے تو پہلے یہ ثابت کرو کہ یہ عرس اللہ کا خاصہ ہے، پہلے اللہ کا عرس ثابت کرو پھر کسی کے عرس کو کہو، بدبختی یہ ہے کہ پڑھتے ہیں نہیں منہ سے گولیاں ہیں کہ برس رہی ہیں، اب کہتے ہیں کہ سال کے سال میلہ لگ جاتا ہے قبر پر، اب حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال مقررہ ایام میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر تشریف لے جاتے تھے۔وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، اب آخری ایام ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا سے وقت وصال قریب ہے، آپ نے فرمایا منبر بچھاؤ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بچھایا گیا، اب کائنات کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے، ادھر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار، اوپر احد پہاڑ، ادھر بیٹھے ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم، اب آپ نے خطبہ شروع فرمایا، خطبہ شروع فرماتے ہی آپ کی نظر ایسے اٹھی۔آپ نے ایسے نظر کر کے کہا کہ قسم ہے مجھے اللہ کی، بیٹھا یہاں ہوں لیکن میری نظر حوض کوثر پر پڑ رہی ہے، فرمایا بیٹھا میں اس مقام پر ہوں، بیٹھا میں مدینے میں ہوں، لیکن میری نظر حوض کوثر پر پڑ رہی ہے اور فرمایا وہی ہماری تمہاری ملاقات کی جگہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم آج بول رہے تھے اور گرہیں غیب کی کھول رہے تھے، آپ نے ایسے دیکھ کے فرمایا میری امت! مجھے قسم ہے اللہ کی لست اخشیٰ علیکم ان تشرکوا بعدی میں تمہارا نبی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ تم میرے بعد شرک کبھی نہیں کرو گے۔

آپ مجھے ارشاد فرمائیں کہ اس رسول کا صرف اتنا کہنا کہ تم میرے بعد شرک نہیں کرو گے، ایک امتی کے لئے سچے رسول کا یہ جملہ بہت کافی تھا۔اسی پر گردنیں جھک جانی چاہیے تھیں کہ رسول بول گئے ہیں۔زمین کے سینے پر سب کچھ ہوسکتا ہے لیکن جس چیز کی نفی رسول نے کردی وہ کبھی نہیں ہوسکتا، ایمان تو یہ ہوتا ہے لیکن بے ایمانی کی انتہا، بے اعتباری کی انتہا ہوگئی کہ اس رسول کے فرمان .... اور یہ حدیث بخاری شریف میں ہے، مسلم شریف میں ہے، اس کے راوی حضرت عقبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا ہوا ہے، میرا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بولتا جا رہا ہے اور اس بات پر آ کر خصوصی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایک حدیث میں ہے لست اخشیٰ ایک میں ہے اخاف، فرمایا نہ خوف ہے نہ خدشہ، نہ خطرہ ہے، میں خطرے مٹا کے جا رہا ہوں، میں خوف اُٹھا کے جا رہا ہوں، میں توحید تمہاری جڑوں تک پہنچا کے جا رہا ہوں، میرے بعد تم شرک کبھی نہیں کرو گے، جب میرے نبی نے فرمادیا اب چاہے سارا پاکستان نہیں ساری کائنات مل کے بھی بولتی رہے کہ شرک ہو رہا ہے میں کہوں گا کہ جھوٹ بولتے ہو کیونکہ میرا نبی سچ بولتا ہے۔

آپ ایک کتاب نہیں لائبریریاں بھر دو کہ داتا کے مزار پہ شرک ہوتا ہے، میں کہوں گا جھوٹ بولتے ہو اسلئے کہ میرا نبی سچا ہے، اس نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت شرک نہیں کرے گی، کسی چیز کا خطرہ نہیں ہے، سارے خطرے ٹل گئے، اس حدیث کا اگلا جملہ ہے، فرمایا کہ ایک خطرہ میرے دل میں ہے کہ تم آپس میں حسد کرو گے اور وہ آپ دیکھ لیں کہ کونسا گھر ہے جو اس سے خالی ہے، کون سا علم والا گھرانہ اس سے خالی ہے، کیا آپس میں بھائی

بھائی، آل اولاد، بہن بھائی، دوست دوست، پوری امت ایک دسرے سے حسد کر کے جل نہیں رہی؟ جل رہے ہیں، حسد میں جل رہے ہیں، وہ نبی سچے ہیں، ان کا ایک ایک جملہ سچا ہے کہ حسد کرو گے اور تم دنیا کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو گے، آج ہر بندہ کہتا ہے کہ یہ چار میں کمالوں، کہتا ہے کہ یہ چار ٹکے میں کمالوں، کہتا ہے کہ اس نے دو بلڈنگیں بنالی ہیں تیسری میں بنالوں، اب دوڑ ہے کہ ختم ہونے کو ہی نہیں آتی، کیونکہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بولا ہے جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بولا ہے حق ہے، اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تو بولا ہے اور قسم کھا کے بولا ہے کہ تم کبھی شرک نہیں کرو گے، نہیں کرو گے، کیوں نہیں کرو گے؟ فرمایا میری تعلیم فولاد ہے، فرمایا میں توحید کی جڑوں کو پاتال تک پہنچا کر جا رہا ہوں، اور اسکی شاخیں عرش اعلیٰ پہ چلی گئی ہیں، کوئی ماں کا جایا آئے گا ہی نہیں جو میرے اس لگائے ہوئے درخت کی جڑوں کو اکھیڑ سکے یا اس درخت کو کاٹ سکے، تم سب کچھ کرو گے مگر شرک کبھی نہیں کرو گے کیونکہ امت کس کی ہو؟ امت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو۔

اس لئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہوا اور سمجھا بھی دیا، پھر یہ تماشا چلا ہوا ہے جی یہ شرک ہے، یہ شرک ہے، شرک نہیں گناہ ہو رہے ہیں، شرک نہیں ہو رہا بلکہ گناہ ہو رہے ہیں، اور گناہوں کو شرک کا نام دینا یہ بہت بڑا ظلم اور بہت بڑی زیادتی، بہت بڑا گناہ ہے، جو دوسرے مسلمان کو مشرک کہتا ہے بدنصیبی سے وہ خود اسی میں گھائل ہوتا ہے، اسی دلدل میں آپ چلا جاتا ہے، اسی کا مستحق خود بن جاتا ہے، اس لئے شرک بہت بڑا جرم ہے، شرک کرنے والے دنیا سے فنا ہو گئے، جو شرک کر رہے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہیں ہیں۔

ظاہر ہے جو پوج رہا ہے بنارس کو، جو پوج رہا ہے گنگا کو، جو پوج رہا ہے جمنا کو، جو پوج رہا ہے، ہنومان کو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تو نہیں ہے، جو تبت میں بیٹھا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے تو نہیں ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے وہ گنہگار تو ہو سکتی ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غدار نہیں ہو سکتی کیونکہ شرک تو غداری کا نام ہے، اگر شرک کرتے تو پانچوں وقت کے کلمے میں یہ کیوں کہتے کہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ، جس قوم نے اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے پار آتے جاتے سن کر اس کو بندہ ہی مانا ہے وہ داتا کو خدا کیسے مان سکتی ہے؟ وہ کس طرح اجمیری کو خدا مانے گی؟ ماننا ہوتا تو ہم اسے خدا مانتے یا اس کو شریک مانتے کہ جس نے چاند کے ٹکڑے کر دیئے، چاند کا کلیجہ چیر دیا، ڈوبے ہوئے سورج کو واپس پلٹا دیا، انگلیاں دھر کے ان میں سے فوارہ وار چشمے بہادیئے، اگر ماننا ہوتا تو اسے خدا مانتے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر / کہیں مسجود تھے پتھر کہیں معبود شجر
خوگرِ پیکر محسوس تھی انساں کی نظر / مانتا پھر کوئی ان دیکھے خدا کو کیونکر
تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام ترا / قوت بازوئے محمد نے کیا کام ترا

بدبختی ہو گئی کہ جن لوگوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا نام سکھایا، اللہ تعالیٰ کا راہ دکھایا، انہی پہ الزام شروع ہو گئے، جو لوگ کل تک برہمنوں کی نسل تھے، جو کل تک بتوں کو پوجنے والوں کی اولاد تھے، آج جنہوں نے ان کو بتوں سے چھڑایا، ان برہمنوں کو جنہوں نے کلمہ پڑھایا، آج

انہی پہ برسنے لگے ہیں کہ یہ ہیں شرک کے اڈے، یعنی یہ تو ایسے ہی ہے کہ:

میرے ہاتھوں سے تراشے ہوئے پتھر کے صنم

آج بت خانے میں بھگوان بنے بیٹھے ہیں

علامۂ زمان بنے بیٹھے ہیں، مفکر اسلام بنے بیٹھے ہیں، شیخ الاسلام بنے بیٹھے ہیں، شیخ القرآن بنے بیٹھے ہیں، شیخ الحدیث کا لقب اپنے اوپر فٹ کر کے حضور کی امت کو مشرک، بدعتی بدعتی........ میرے بھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس الزام سے بری ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت شرک کے اتہام سے بری ہے، جرم کرتی ہے، گناہ کرتی ہے، مگر شرک نہیں کرتی۔

ہاں جسے شرک خفی کہتے ہیں، سب سے زیادہ وہی لوگ کر رہے ہیں جن کو زیادہ اسلام کی فکر ہے۔ شرک خفی یہ ہے: ریا کاری، دکھلاوا، دکھلاوا شرک خفی ہے، شرک جلی جس کا نام ہے ان الشرک لظلم عظیم اور پھر یہ کہا جاتا ہے کہ جی شرک اگر کوئی کرے گا، اللہ ہر گناہ معاف کر دے گا مگر شرک معاف نہیں کرے گا، یہ بھی دھاندلی ہے، یہ بھی فراڈ ہے، کہ شرک تو اللہ معاف نہیں کرے گا باقی کے سب معاف، یہ اتنا بڑا فراڈ ہے اور کس کے ساتھ؟ قرآن کے ساتھ، آیت پڑھیں گے کہ ان اللہ لایغفر اللہ نہیں بخشے گا اس کے ساتھ اگر شریک کیا جائے، میں پوچھتا ہوں کہ جو آدمی حضور علیہ السلام کو گالی دے گا، اس میں تو ہے کہ لئن اشرکت اگر تم نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، کسی کو حصے دار مانا لیحبطن عملك تو تیرے عمل ضرور ضبط ہو جائیں گے، برباد ہو جائیں گے، یہ شرک کی سزا ہے، اعمال ضبط ہو جاتے ہیں، لیکن اگر کسی نے نبی کی بے ادبی کی تو اس کے لئے اس سے بڑی سزا ہے ان تحبط

اعمالکم وانتم لاتشعرون، مشرک شرک کرے گا تو اس کے صرف عمل ضبط ہوں گے، اگر کوئی نبی کی بے ادبی کرے گا تو قرآن نے کہا کہ عمل بھی ضبط ہونگے اور توبہ کی توفیق بھی چھین لی جائے گی اور پتہ بھی نہیں چلے گا کہ میں مجرم ہوں یا مومن ہوں، بڑا مجرم تو یہ ہے جس کے اعمال اکارت ہوئے، چمن لٹا، خزاں برباد کر گئی اور اسی غلط فہمی میں ہے کہ میں نے سترج کر رکھے ہیں، میں نے چھے سال کے چلّے لگا رکھے ہیں، میں نے اتنے درس دے رکھے ہیں، اللہ فرماتا ہے اس سے بڑا جرم یہ ہے۔

لیکن طوطے کی طرح یہ کہتے رہنا کہ شرک کے علاوہ ہر گناہ معاف ہو جائے گا نہیں، یہ بھی غلط فہمی ہے، یہ بھی قرآن مجید کو نہ پڑھنے کا نتیجہ ہے، ہر گناہ معاف نہیں ہوگا، یہ بڑا گناہ ہے، وہ بھی دائمی جہنمی ہے، یہ اس سے بڑا جہنمی ہے، جو رسول اللہ ﷺ کا بے ادب ہے یا کسی بھی نبی کا بے ادب ہے، اس کی بھی بخشش کی کوئی سبیل یا بخشش کی کوئی راہ نہیں، اگر وہ بھی دائمی برباد ہے تو یہ بھی دائمی برباد ہے۔

اس لئے برادران اسلام! شرک کا معنی یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں یا اس کی صفات میں، جس طرح اس کی صفت ہے.... میں آخر میں واضح کر دوں کہ آپ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں اگر کسی کو شریک ماننا شرک ہے تو قرآن مجید میں ہے کہ انہ ھو السمیع البصیر اللہ تعالیٰ سمیع ہے اور اللہ تعالیٰ بصیر ہے اور قرآن مجید میں ہے کہ فجعلناہ سمیعا بصیرا ہم نے انسان کو سمیع بھی بنایا ہے اور بصیر بھی بنایا ہے تو صفت یہ اللہ تعالیٰ کی بھی ہو گئی اور بندے کی بھی، شرک تو ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی صفت ہے حلیم کہ اللہ تعالیٰ حوصلے والا ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ

السلام نے دعا مانگی کہ یا اللہ مجھے بیٹا عطا فرما، رب ھب لی من الصالحین اللہ تعالیٰ نے فرمایا فبشرناہ بغلام حلیم ہم نے اسے ایک حوصلے والے بیٹے کی خوشخبری دے دی، اب وہ بچہ بھی حلیم ہے اور اللہ تعالیٰ بھی حلیم ہے، اللہ تعالیٰ سمیع بصیر ہے انسان سمیع بصیر ہے، شرک تو پھر اللہ تعالیٰ خود کروائے جا رہا ہے، پھر ہمیں کیوں کہا جا رہا ہے؟ اب اللہ تعالیٰ رؤف ہے، انہ رؤف رحیم وہ رؤف ہے، رحیم ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے کیا کہا لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم، الله تعالیٰ خود شہید ہے، اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے نبی کو کہا کیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بك علیٰ هئولاء شهیدا

اللہ تعالیٰ ولی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے مومن جو ہیں یہ بھی ولی ہیں، اللہ تعالیٰ مولا ہے، ان اللہ ھو مولاہ، صرف اللہ تعالیٰ مولا نہیں، وجبریل وصالح المؤمنین اللہ تعالیٰ بھی مولا ہے اور جبریل بھی مولا ہے، مومن بھی مولا ہے، صرف علی مولا نہیں کتنے مولا ہیں۔

اب مولا تو اللہ تعالیٰ ہے اور کہہ بھی رہے ہیں کہ ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولانا

تو ہمارا مولانا ہے، ہمارا تو ہر مسجد کا مولوی مولانا ہے، ہے کہ نہیں ہے؟

ایک صاحب کہنے لگے کہ علی کو مولا کہنا جائز ہے؟

میں نے کہا کہ آپ کے اس مولوی کو مولانا کہنا جائز ہے؟ اب سوچنے لگا، میں نے کہا برخوردار! یہ وہ زہر ہے جو انجکشن کے ذریعے آپ کی رگ میں اتارا گیا ہے کہ اپنے اس

ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کے مولوی کو مولانا کہتے ہوئے تو آپ کی توحید کو کچھ نہیں ہوتا علی کو مولا کہتے ہوئے توحید کا مینار لرزنے لگتا ہے، یہ وہ زہر ہے جو آپ کو پلایا گیا ہے اور آپ نے بھی تکلف نہیں کیا، ویسے کہتے ہیں کہ اندھی تقلید کرتے ہیں، اندھے تو آپ ہو کہ علی پہ تو وہ چادر فٹ نہیں آتی مگر تیرے گھر پہ فٹ آرہی ہے۔

مولانا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ، نبی نے کہا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں جس کا مولا اس کا علی بھی مولا۔ اب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ولی میں ہوں پھر ادھر کہا کہ مومن بھی ولی ہے، میرے نبی بھی ولی ہیں بلکہ والمؤمنون اولیاء بعضهم اولیاء بعض مومن ایک دوسرے کے اولیاء اور ولی ہیں، الا ان اولیاء الله اب یہ ساری صفتیں اللہ تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی ہیں، تو شرک تو ہو گیا، اللہ تعالیٰ بھی زندہ ہم بھی زندہ، اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے ہم بھی دیکھتے ہیں، تو سب کا جواب کیا ہے؟ صرف ایک ہے اور اسے ذہن میں رکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے خود اور ہم زندہ ہیں اس کے زندہ رکھنے سے، وہ سمیع ہے خود، ہم سن رہے ہیں اس کے سنانے سے، وہ بصیر ہے خود، ہم دیکھ رہے ہیں اس کے دکھانے سے، وہ رؤف، رحیم ہے آپ، نبی رؤف رحیم ہے اس کے بنانے سے، سمیع بصیر انسان ہے، اس کو یوں کہہ دیتے ہیں کہ اس کا سارا معاملہ ذاتی ہے اور ہمارا سارا معاملہ عطا کا ہے، ہمیں اس نے دے رکھا ہے، جب چاہے جس وقت چاہے لے لے، اس سے لے کوئی نہیں سکتا، ہمارا سننا حدود میں ہے، اس کے سننے کی حد کوئی نہیں، ہمارا دیکھنا حد میں ہے اس کے دیکھنے کی حد کوئی نہیں، ہماری زندگی کی، نبی کی زندگی کی حد ہے، اس کی کوئی حد نہیں، شرک بنتا ہی نہیں، شرک ہوتا ہی نہیں، شرک کسی بھی شکل میں ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے یہ مسئلہ کسی نے پوچھا تھا، کہا کہ آپ مسلمان بڑے چکر باز ہو، بہت دھاندلی کرتے ہو، فرمایا وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ ہم نے ایک چھوٹی سی مورتی بنائی، ہم نے مورتی کے گرد چکر ڈالا تو تم نے ہمیں کہا کہ تم ہندو ہو، ہم نے اگر متھرا، بنارس، اور کاشی اور گنگا جمنا، ہم نے اس پانی کو کھڑے ہوکر ذرا یوں کرلیا تو ہم ہوگئے پجاری جمنا کے اور ہم نے اگر گائے ماتا کو پیار کرلیا تو ہم تو ہوگئے گاؤ کے پجاری، ہنومان کے پجاری، کبھی اپنی خبر بھی لی ہے مولانا امام صاحب؟ کہا وہ کیسے؟ کہا کہ ہم سے بڑے ہندو تو تم ہو کہ ہم نے تو تین فٹ والی مورتی پوجی تھی اور آپ نے جو کعبہ بنا رکھا ہے وہ کتنے فٹ کا ہے؟

اس نے پکڑا تو یہاں گردن سے ہے، اس نے کہا کہ پتھر تمہارا خدا ہے؟ کہا توبہ توبہ وہ خدا نہیں ہے، کہا وہ خدا نہیں ہے تو پھر بت بھی ہمارا خدا نہیں ہے، اس نے کہا کہ تم بھی اس کے گرد چکر کاٹتے ہو ہم بھی اس کے گرد چکر کاٹتے ہیں تو بتاؤ تمہارا چکر کاٹنا ایمان کیسے بن گیا اور ہمارے چکر مارنا کفر کیسے بن گیا؟ ہمیں کہتے ہو گنگا جمنا کے پجاری، پانی کو مقدس سمجھتے ہیں تو تم یہ آب زم زم کو کھڑے ہوکر۔۔۔۔۔بتاؤ کہ یہاں پانی ختم ہوگیا ہے راوی میں، چناب میں کہ وہاں سے ٹین بھر بھر کے لا رہے ہو، یہاں پانی نہیں ہے کہ منہ پہ چھینٹے مار لو اور اس کو آنکھوں پہ مل رہے ہو، ایک ایک گھونٹ پہ لڑ پڑتے ہو، تو ہم پانی کے پجاری ہیں تو تم کونسے موحد ہو؟ ہم گاؤ ماتا کو بڑا پاک سمجھتے ہیں اور تمہارے قرآن کے سترہویں پارے میں آیت ہے و من یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب اور پھر اسی میں ہے که والبدن جعلنها لکم من شعائر الله کہ اونٹ جو حج والی قربانی والا ہے اس کو ہم نے شعائر اللہ بنا دیا، تم اونٹ کے پجاری، تم گائے کے پجاری، ہم، گائے چھوٹی ہے اس

کے پجاری تم، اونٹ لمبا ہے اس کے پجاری، تو تم مومن کیوں اور ہم ہندو کیوں؟ سوال ٹھیک ہے، سوال تو اس نے ٹھیک کیا ہے، اب ہم تو چکرا گئے کہ اس نے ایمان کی، توحید کی خبر تو خوب لی کہ ہم اسے مشرک کہہ رہے تھے اور اس نے پورے کا پورا اٹھا کے ہمارے اوپر فٹ کردیا کہ دو اس کا جواب۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے حوصلے سے اس کی بات سنی، فرمایا کہ آپ کا سوال ٹھیک ہے لیکن آپ میں اور ہم میں فرق ہے، کہا وہی فرق تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم کعبے کی پتھر کی عمارت کے گرد سات چکر لگاؤ، تمہارا تو وہ بن جائے طواف اور ہم نکل جائیں صاف صاف، یہ معاملہ کیسے ہے؟

آپ نے فرمایا برخوردار بات سیدھی سی ہے کہ ہم نے کعبے کا چکر لگایا، تم نے مورتی کا چکر لگایا، چکر تم نے بھی لگایا، چکر ہم نے بھی لگایا، لیکن وہ DiffirenceLine کیا ہے؟ وجہ امتیاز کیا ہے؟ امتیازی لکیر کیا ہے؟ فرمایا تم نے چکر تو لگایا لیکن تمھیں جبریل نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نہیں بتایا، تمہیں اس کا حکم نہیں آیا، تم نے خود گھڑا، خود اس کو گڑا، خود گاڑ کے تم نے چکر کاٹے، اور ہمیں اس کا حکم آیا، ہم نے وہیں پہ سر کو جھکایا، عبادت بنتی ہے اس کے آرڈر سے، وہ حکم کردے تو آدم کو سجدہ جائز ہے، وہ منع کردے تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں ہوسکتا، فرق یہ ہے۔ اس کا حکم ملے تو عبادت ہے، اس کے حکم سے سرتابی کفر بن جاتی ہے، اس نے بتوں سے روکا، کعبے کا آرڈر کیا، جس سے روکا تم ادھر گئے اور کافر ہوگئے، جس کا آرڈر ملا ہم جھک گئے، ہم مومن ہوگئے، یہ فرق ہے، اس نے سر جھکایا، ماننے والا تھا، اس نے کہا یہ بات ٹھیک ہے، نہ اعتراض ہمیں جبریل علیہ السلام پہ ہے، نہ اعتراض ہمیں محمد

عربی صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہے، اس لئے تم نے ٹھیک کہا، اللہ کا حکم عبادت ہے، اس لئے حکم الٰہی عبادت ہے، ورنہ بظاہر اگر دیکھا جائے تو کعبہ، آب زم زم، صفا مروہ، یہ بھی تو مظاہر قدرت ہیں، کوئی پتھر ہے، کوئی پانی ہے، یہی کام وہ کریں تو کفر بنتا ہے، یہی کام ہم کریں تو ایمان بنتا ہے، فرق کس کا ہے؟ نیت کا ہے، اگر کوئی کافر یہ کہے کہ پانی نے مجھے سیراب کردیا، یہ شرک ہے، اگر مسلمان کہے کہ پانی نے مجھے سیراب کیا، یہ ایمان ہے، کیونکہ اُس کی نیت اور ہے اور اس کی نیت اور ہے، نیتیں اندر ہوتی ہیں، فتوے باہر بھٹکتے ہیں، تو ان لوگوں کو کس نے بتادیا ہے کہ جو آدمی کسی مزار پہ کھڑا ہوکر دعا مانگ رہا ہے، یہ اللہ سے مانگ رہا ہے یا بندے سے مانگ رہا ہے، ان کو نیتوں کا مالک کس نے بنادیا ہے؟ لہٰذا ہر بات کو شرک کہنا اسلام میں مداخلت ہے، شرک یہ نہیں ہے، اس لئے کہ اُس سچے سُچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے، اپنی امت کے دامن کو اس داغ سے بری فرمایا ہے، صاف فرمایا ہے، اور ہمیں یہی امید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار، دین اسلام کے ماننے والے کبھی شرک نہیں کریں گے، غلطیاں ہوں گی، اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ گناہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو اور حدیث پاک کو کماحقہ سمجھنے کی طاقت اور توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

یہی ہے آرزو تعلیم قرآں عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

زیرِ سرپرستی
شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

ماہانہ
درسِ قرآن

آخر میں پندرہ منٹ سوال و جواب کے لیے وقت دیا جائے گا

خواتین کے لیے باپردہ نشست کا انتظام ہو گا

نامور سکالر

حضرت علامہ مولانا حافظ

خان محمد قادری مدظلہ العالی

درس قرآن دیں گے

درس قرآن کریم انگریزی مہینہ کے آخری اتوار کو ہوا کرے گا ان شاء اللہ

بمقام
ریلم ایجوکیشنل سکول

چمن زار سٹریٹ لالہ زار فیز II رائیونڈ روڈ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور
Ph:042-5311307 Cell:0300-4010519

الداعی الی الخیر
النور فاؤنڈیشن
چمن زار سٹریٹ لالہ زار فیز II رائیونڈ روڈ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور